السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۱۔میرا سوال یہ ہے کہ روزہ کھانے پینے اور جماع سے روکنے کا نام ہے، کھا اور پی کر تو ہم روزہ افطار کرتے ہی ہیں کیا جماع کے ذریعہ بھی روزہ افطار کیا جاسکتا ہے، اس میں شرعا کوئی قباحت ہے یا نہیں؟

۲۔میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک صحابی جماع سے روزہ افطار کیا کرتے تھے کیا یہ بات صحیح ہے؟

۳۔میں نے ایک عالم سے سنا ہے کہ مقتدی پر لازم ہے کہ امام جب تک دونوں سلاموں سے فارغ نہ ہو جائے تب تک وہ سلام نہ پھیرے اگر اس سے پہلے ایک بھی سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی کیا یہ بات درست ہے؟

حبیب الدیّان
متعلم درجہ رابعہ
پنجاب کالونی کراچی

جامعۃ السعید کراچی دار الافتاء اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

۱۔۔۔جی ہاں! جماع سے بھی روزہ افطار کیا جاسکتا ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

فتاوی فریدیہ (ج:۱، ص: ۲۷۵)

ہمبستری سے افطار ممنوع نہیں ہے۔ مثل خورد و نوش کے۔ اور جس طرح حدیث بخاری شریف وغیرہ کے بنا پر شہوتِ طعام و شراب نماز کی حاضری پر مقدم کرنا مرخص ہے، تو اس طرح شہوتِ جماع کی تقدیم بھی بطریق اولیٰ مرخص ہو گا۔

۲۔۔۔حضرت ابن عمر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کبھی کبھار جماع کے ذریعے روزہ افطار کرنا ثابت ہے۔

المعجم الكبير للطبراني (12/ 269)

حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «رُبَّمَا أَفْطَرَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى الْجِمَاعِ»

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (3/ 156)

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: رُبَّمَا أَفْطَرَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى الْجِمَاعِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(جاری ہے۔۔۔)

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (11/ 66)

وروينا عَن ابْن عمر أَنه كَانَ رُبمَا أفطر على الْجِمَاع، رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة مُحَمَّد ابْن سِيرِين عَنهُ، وَإِسْنَاده حسن، وَذَلِكَ يحْتَمل أَمريْن:

أَحدهمَا: أَن يكون ذَلِك لغَلَبَة الشَّهْوَة وَإِن كَانَ الصَّوْم يكسر الشَّهْوَة.

وَالثَّانِي: أَن يكون لتحَقّق الْحل من أَهله، وَرُبمَا يردد فِي بعض الْمَأْكُولَات.

۳۔۔۔سوال میں مذکور مسئلہ درست نہیں، بلکہ مقتدی کے لیے بہتر یہ ہے کہ جب امام دائیں طرف سلام پھیرے تو مقتدی بھی پہلا سلام پھیر لے اور جب امام بائیں جانب سلام پھیرے تو مقتدی بھی دوسرا سلام مکمل کرلے۔ امام کے دونوں سلام مکمل کرنے تک انتظار کرنا مقتدی پر لازم نہیں۔

الفتاوى الهندية (1/ 77)

اختلفوا في تسليم المقتدي قال الفقيه أبو جعفر المختار أن ينتظر إذا سلم الإمام عن يمينه يسلم المقتدي عن يمينه وإذا فرغ عن يساره يسلم المقتدي عن يساره. كذا في فتاوى قاضي خان

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

24صفر المظفر1444ھ

21 ستمبر 2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۵-۲-۱۴۴۴ھ

رئیس دارالافتاء
جامعۃ السعید کراچی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۷۸۳-۵
مؤرخہ ۲۵-۲-۱۴۴۴ھ
۲۲-۹-۲۰۲۲
جامعۃ السعید کراچی